احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

پیر 26 جنوری 2004ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

پیر 26 جنوری 2004ء 3 ذوالحج 1424 ہجری 26 صلح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 22

صبر کرنے والا

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی سے بہت محبت کرتا ہے جس کا ایک برا پڑوسی ہو اور وہ اس کی ایذا رسانیوں پر صبر کرتا ہے اور نیک نیتی سے برداشت کرتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے۔

(فردوس الاخبار جلد اول ص199 حدیث نمبر 583)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ ابتلاء کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے۔ اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے ان کو سکھا دے۔ یہی سنت اللہ ہے۔ جو قدیم سے خدائے تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے زبور میں حضرت داؤدؑ کی ابتلائی حالت میں عاجزانہ نعرے اس سنت کو ظاہر کرتے ہیں اور انجیل میں آزمائش کے وقت میں حضرت مسیحؑ کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں اور قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں جناب فخر الرسلؐ کی عبودیت سے ملی ہوئی۔ ابتہالات اسی قانون قدرت کی تصریح کرتے ہیں اگر یہ ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء ان مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پا سکتے کہ جو ابتلاء کی برکت سے انہوں نے پالئے۔ ابتلاء نے ان کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مہر لگادی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں اور کیسے سچے وفادار اور عاشق صادق ہیں کہ ان پر آندھیاں چلیں اور سخت سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے بڑے زلزلے ان پر وارد ہوئے اور وہ ذلیل کئے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزتوں میں شمار کئے گئے اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے یہاں تک کہ ربانی مددوں نے بھی جن کا ان کو بڑا بھروسہ تھا کچھ مدت تک منہ چھپا لیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی مربیانہ عادت کو بہ یکبارگی کچھ ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے اور ایسا انہیں تنگی و تکلیف میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ سخت مورد غضب ہیں۔ اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دکھلایا کہ گویا وہ ان پر ذرا مہربان نہیں بلکہ ان کے دشمنوں پر مہربان ہے اور ان کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا۔ ایک کے ختم ہونے پر دوسرا اور دوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلاء نازل ہوا۔ غرض جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہایت شدت و سختی سے نازل ہوتی ہے ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں ان پر ہوئیں پر وہ اپنے پکے اور مضبوط ارادہ سے باز نہ آئے اور سست اور شکستہ دل نہ ہوئے بلکہ جتنا مصائب و شدائد کا باران پر پڑتا گیا اتنا ہی انہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جس قدر وہ توڑے گئے اسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے۔ اور جس قدر انہیں مشکلات راہ کا خوف دلایا گیا اسی قدر ان کی ہمت بلند اور شجاعت ذاتی جوش میں آتی گئی۔ بالآخر وہ ان تمام امتحانات سے اول درجہ کے پاس یافتہ ہو کر نکلے اور اپنے کامل صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہو گئے اور عزت اور حرمت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا اور تمام اعتراضات نادانوں کے ایسے حباب کی طرح معدوم ہو گئے کہ گویا وہ کچھ بھی نہیں تھے غرض انبیاء و اولیاء ابتلاء سے خالی نہیں ہوتے بلکہ سب سے بڑھ کر انہیں پر ابتلاء نازل ہوتے ہیں اور انہیں کی قوت ایمانی ان آزمائشوں کی برداشت بھی کرتی ہے عوام الناس جیسے خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کر سکتے ویسے اس کے خالص بندوں کی شناخت سے بھی قاصر ہیں بالخصوص ان محبوبانِ الٰہی کی آزمائش کے وقتوں میں تو عوام الناس بڑے بڑے دھوکوں میں پڑ جاتے ہیں گویا ڈوب ہی جاتے ہیں اور اتنا صبر نہیں کر سکتے کہ ان کے انجام سے منتظر رہیں۔ عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جل شانہ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے اس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اس کو نابود کر دیوے۔ بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودا پھول اور پھل زیادہ لاوے اور اس کے برگ اور بار میں برکت ہو۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ انبیاء اور اولیاء کی تربیت باطنی اور تکمیل روحانی کے لئے ابتلاء کا ان پر وارد ہونا ضروریات سے ہے اور ابتلاء اس قوم کے لئے ایسا لازم حال ہے کہ گویا ان ربانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی ہے جس سے یہ شناخت کئے جاتے ہیں۔

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد دوم صفحہ 458)

حضور ایدہ اللہ کا خطبہ عید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عیدالاضحیٰ 2 فروری 2004ء کو ایم ٹی اے پر 30-3 بجے سہ پہر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ اور رات کو 00-8 بجے اس کی ریکارڈنگ نشر ہوگی احباب مطلع رہیں۔ (نظارت اشاعت)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

مرکز میں قربانی کرنے والے احباب کیلئے اطلاع

بیرون ربوہ کے ایسے احباب جو مرکز سلسلہ میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کروانے کے خواہشمند ہیں کی خدمت میں درخواست ہے کہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق اپنی رقوم جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔ تا انتظام کیا جاسکے۔

قربانی بکرا — چار ہزار روپے
قربانی حصہ گائے — دو ہزار روپے

(نائب ناظر ضیافت، دارالضیافت ربوہ)

داخلہ پریپ کلاس 2004ء نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

نصرت جہاں اکیڈمی میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 14، 15 فروری 2004ء بروز ہفتہ اتوار ہوگا۔ داخلہ فارم آفس سے دستیاب ہونگے۔ داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ منسلک کریں۔ داخلہ فارم پرائمری سیکشن کے کلرک آفس میں 6 جنوری 2004ء سے جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع

باقی صفحہ 8 پر

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

109

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

رسول اللہؐ کا انداز تبلیغ

خدا کا پیغام پہنچانے کی خاطر رسول اللہؐ نے حکمت کی تمام راہیں اختیار کیں۔ ہمیشہ نرم زبان استعمال کی۔ عمدہ نصیحت کے ذریعہ دنیا کو اپنے حسین پیغام کی طرف بلایا۔ بشارتیں اور خوشخبریاں دے کر بھی دعوت دی اور عذاب الٰہی سے ہوشیار کر کے اور ڈرا کر بھی دنیا کو متنبہ کیا مگر ہمیشہ تواضع اور عاجزی کی راہ اختیار کرتے ہوئے اتمام حجت کیا۔

آپ کی ایک حکمت عملی یہ تھی کہ مشترک قدروں سے بات کا آغاز فرماتے۔ ہمیشہ توحید کا پیغام مقدم رکھتے تھے۔ جہاں ضروری ہوتا تالیف قلب کے ذریعہ بھی تبلیغ کا حق ادا کرتے۔

آپؐ حسب حکم الٰہی سخت معاند مشرکوں سے اور جاہلوں سے اعراض فرماتے تھے۔ حتی الوسع بحث وجدال کی مجالس سے بچتے تھے۔ اگر مباحثہ کی نوبت آ ہی جائے تو نہایت عمدگی اور حکمت سے احسن طریق پر بحث کی تعلیم دیتے تھے۔ سوائے اس کے کہ مد مقابل زیادتی پر اتر آئے، سخت جواب سے پرہیز کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق پیغام پہنچا کر اتمام حجت کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ کبھی پیچھے پڑ کر بات منوانے کی کوشش نہیں فرمائی۔ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبلغ (یعنی پیغام پہنچانے والا) بنا کر بھیجا ہے۔ سختی کرنے والا نہیں بنایا۔ (مسلم کتاب الطلاق)

دست شفاء

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں:۔

میں ایک دفعہ (دعوت الی اللہ) کی غرض سے موضع رجوعہ اور ہیلاں تحصیل پھالیہ کی طرف گیا ہوا تھا کہ میرے ایک دوست چوہدری کرم داد ولد چوہدری راجہ خاں وڑائچ ساکن خوجیانوالی بعارضہ بخار بیمار ہو گئے اور بخار کی حالت میں انہیں سر درد کا ایسا شدید دورہ پڑا کہ آں موصوف نے اس کی شدت کی وجہ سے اپنا سر دیواروں سے ٹکرانا شروع کر دیا۔ ان کے گھر والوں نے جب ان کی یہ ناگفتہ بہ حالت دیکھی تو انہوں نے اس علاقہ کے مشہور طبیب حکیم غلام حسین کو بطور معالج کے منگوایا اور ساتھ ہی قرآن مجید کے بعض حفاظ کو دم کرنے کے لئے بلا بھیجا۔ چوہدری کرم داد کی حالت جب پھر بھی نہ سنبھلی تو ان کے اصرار پر ان کا بھائی چوہدری حسن محمد مجھے بلانے کے لئے موضع راجیکی سے ہو کر موضع رجوعہ اور پھر ہیلاں پہنچا اور میرے پاس چوہدری کرم داد کی ساری کیفیت بیان کی۔ میں یہ سنتے ہی جب موضع خوجیانوالی پہنچا تو حکیم غلام حسین جو احمدیت کے متعلق کسی قدر مخالف اور معترضانہ صورت میں باتیں کر رہا تھا مجھے دیکھتے ہی کہنے لگا کہ مولانا آپ بھی کٹر مرزائی ہیں اور یہ مرض بھی اطباء کے نزدیک مایوس العلاج ہو چکا ہے اب اگر آپ کوئی مرزا صاحب کی برکت کا معجزہ دکھائیں تو معلوم ہو کہ آپ کا مرزائی ہونا اور مرزا صاحب کا مہدی و مسیح ہونا کیا وزن رکھتا ہے۔ حکیم غلام حسین کا یہ کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اندر ایک بجلی کی سی رو چلا دی اور میں لوگوں میں سے گزر کر چوہدری کرم داد کے پاس پہنچا اور السلام علیکم کہا۔ انہوں نے جب میری آواز سنی تو کہنے لگے خدا کا شکر ہے کہ آپ تشریف لے آئے ہیں اب میں خدا کے فضل سے اچھا ہو جاؤں گا۔ چنانچہ اسی وقت میں نے ان کے بندھے ہوئے سر سے پٹکا اتارا اور اپنا ہاتھ ان کے ماتھے پر رکھا۔ ابھی کوئی دس منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ ان کا بخار اور سر درد غائب ہو گیا۔ میں نے ان سے حالت دریافت کی تو کہنے لگے اب تو بالکل اچھا ہوں میں نے اسی وقت حکیم غلام حسین کو بلایا اور کہا آپ بھی مریض کو دیکھ لیں۔ چنانچہ حکیم غلام حسین نے جب چوہدری کرم داد کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور اس کی نبض پر ہاتھ رکھا تو حیرت زدہ ہو گیا اور کہنے لگا کہ بھائی مان لیا کہ مرزائی پکے جادوگر ہیں اور اس فن میں کمال رکھتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے حکیم غلام حسین کو کہا کہ جس بات کو آپ نے حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا معیار ٹھہرا کر معجزہ طلب کیا تھا اس کے متعلق اللہ نے اس وقت آپ پر اتمام حجت کر دی ہے اور علمی رنگ میں تو پہلے بھی آپ بار ہا سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے نشانات اور علامات ملاحظہ کر چکے ہیں اس لئے اب بھی اگر آپ نے احمدیت قبول کرنے سے اعراض کیا تو یاد رکھئے پھر آپ خدا تعالیٰ کے مواخذہ اور گرفت سے نہیں بچ سکیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ چند روز کے بعد اس دنیا سے کوچ کر کے حضرت مسیح موعود کی سچائی کو اپنی موت سے ثابت کر گیا۔

(حیات قدسی جلد اول ص52)

مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کا
20واں سالانہ اجتماع

رپورٹ: ثاقب محمود عاطف صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ آسٹریلیا کا 20واں سالانہ اجتماع مورخہ 3 تا 5 اکتوبر 2003ء بیت الہدیٰ سڈنی میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں سڈنی کی مجالس کے علاوہ پرتھ، ایڈیلیڈ، برزبن، میلبورن اور کینبرا کی مجالس کے 325 اطفال و خدام نے شرکت کی۔ اس اجتماع کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی بنائی گئی جس کے 22 مختلف شعبہ جات تشکیل دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب شعبوں کے ناظمین اور معاونین نے بہت محنت سے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔

مہمانوں کی آمد 2 اکتوبر سے شروع ہو گئی اور اسی دن لنگر خانہ حضرت مسیح موعود نے بھی کام شروع کر دیا۔ خدام کے لئے بیت الہدیٰ کا بالائی حصہ جب کہ اطفال کے لئے نیچے والا ہال استعمال کیا گیا۔ دونوں ہالز کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا۔

اجتماع کے دوران باقاعدہ نمازوں کے علاوہ تہجد باجماعت کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خصوصی پیغام سے بھی نوازا۔

اجتماع کا باقاعدہ آغاز پرچم کشائی سے ہوا اس موقع پر خدام احمدیت والا ترانہ گروپ کی صورت میں پیش کیا گیا۔

افتتاحی اجلاس

4 اکتوبر 2003ء صبح دس بجے افتتاحی تقریب تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد خاکسار نے بحیثیت قائمقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا، خدام کا عہد دہرایا۔ نظم کے بعد خاکسار نے "فاستبقوا الخیرات" کے موضوع پر تقریر کی جس میں اس کی تفسیر بیان کی اور اجتماع کے موقع پر ایک دوسرے سے محبت سے پیش آنے اور مقابلہ جات میں فراخدلی اور بردباری کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کی۔ نیز خلافت احمدیہ سے وفا کا مضبوط اور مستحکم تعلق رکھنے کی نصیحت کی۔ اسی طرح حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات

افتتاحی تقریب کے بعد خدام کے علمی مقابلے شروع ہوئے جب کہ اطفال نے اپنے ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا جن میں رسہ کشی، تین ٹانگ کی دوڑ، لمبی چھلانگ وغیرہ شامل تھے۔ خدام کے مقابلہ جات میں تلاوت، حفظ قرآن اور دینی معلومات شامل تھے۔ ظہر و عصر کی نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے بعد خدام کے ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے جن میں رسہ کشی، لانگ جمپ، فٹ بال وغیرہ کے مقابلے ہوئے۔ رسہ کشی کے مقابلہ میں کافی جوش و خروش سے حصہ لیا گیا اور حاضرین نے بھی بڑی دلچسپی سے یہ مقابلہ جات دیکھے۔ ان مقابلہ جات کے وقت خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے مکرم امیر صاحب بھی موجود رہے۔ اطفال کے اجتماع میں نماز ظہر و عصر کے کھانے کے وقفہ کے بعد ان کا اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مہتمم اطفال مکرم سید فواض احمد صاحب نے اطفال سے خطاب کیا۔ جس کے بعد تلاوت قرآن کریم اور تقریر کے مقابلے ہوئے۔ نماز مغرب و عشاء اور کھانے کے وقفہ کے بعد شوریٰ کا اجلاس ہوا۔

دوسرے دن بعد از نماز فجر والی بال کے میچ ہوئے۔

مورخہ 5 اکتوبر صبح دس بجے دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد تقریری مقابلہ جات ہوئے جس کے بعد مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب نے خدام سے خطاب کیا۔ آپ کے خطاب کا عنوان تھا "ذکر الٰہی" جب کہ دوسری طرف اطفال الاحمدیہ کے اجتماع گاہ میں مکرم مسعود احمد شاہد صاحب نے اطفال سے خطاب کیا۔ اس کے بعد اطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں پیغام رسانی، حفظ قرآن کریم اور نظم وغیرہ کے مقابلے ہوئے اس کے بعد اطفال نے خدام کے اجتماع گاہ میں آ کر مکرم مولانا قمر داؤد صاحب کی تقریر سنی۔

اختتامی تقریب

5 اکتوبر 2003ء کو بعد نماز ظہر و عصر اجتماع کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ یہ تقریب موسلادھار بارش کی وجہ سے کچھ تاخیر سے شروع ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت مکرم محمود احمد صاحب شاہد امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے فرمائی۔ تلاوت، عہد، نظم، اجتماع کی رپورٹ اور تقسیم انعامات کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے کامیاب اجتماع کے انعقاد پر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کو مبارکباد دی۔ اس کے بعد آپ نے بیوت الذکر کی تعمیر کے بارہ میں حدیث نبویؐ اور حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریرات سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم میلبورن میں بیت الذکر تعمیر کرنے والے ہیں اور میں نے سوچا کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر اس کی تحریک کروں۔ لہٰذا خدام اس بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے لطف و احسان کے صدقے خدام الاحمدیہ نے واقعتا

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت مصلح موعود کی روایات کی روشنی میں

حضرت مسیح موعود کی سیرت مبارکہ

(مرتبہ: حبیب الرحمٰن زیروی صاحب)

حضرت مسیح موعود کے دادا کی عالی ہمتی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود اس ذکر میں کہ انسان کو کبھی ہمت نہیں ہارنی چاہئے ہمارے دادا صاحب کا ذکر سنایا کرتے تھے۔ کہ جب ہمارے خاندان کی ریاست جاتی رہی تو ان کے والد صاحب کو یہاں سے نکلنا پڑا اور کپورتھلہ کی ریاست میں پناہ گزیں ہو گئے۔ اس وقت ریاست والوں نے چاہا کہ آپ کو دو گاؤں گزارہ کے لئے دے دیں لیکن آپ نے نہ لئے اور فرمایا۔ اگر ہم نے یہ گاؤں لے لئے تو پھر یہیں رہ پڑیں گے اور اس طرح اولاد کی ہمت پست ہو جائے گی اور اپنی خاندانی روایات قائم رکھنے کا خیال اس کے دل سے جاتا رہے گا لیکن وہ ایک لمبے عرصہ تک وہیں رہے۔ پھر جس وقت ہمارے دادا ذرا بڑے ہوئے تو اس وقت سولہ سترہ سال کی عمر تھی کہ ان کے والد فوت ہو گئے۔ انہوں نے انہیں لاکر قادیان میں دفن کیا اور خود دہلی پڑھنے چلے گئے حالانکہ کوئی سامان میسر نہ تھا۔ ایک میراثی خدمتگار کے طور پر ساتھ گیا، شاید اس زمانہ کے لوگوں میں وفا کا مادہ زیادہ ہوتا تھا کہ اس غربت کی حالت میں اس شخص نے ساتھ نہ چھوڑا، جب دہلی پہنچے تو ایک مسجد میں جہاں مدرسہ تھا جا کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے سنا ہوا تھا کہ دہلی شاہی جگہ ہے اور وہاں لڑکوں کو مفت تعلیم ملتی ہے لیکن بیٹھے بیٹھے کئی دن گزر گئے مگر کسی نے ان کا حال تک دریافت نہ کیا اور نہ کھانے کو کچھ دیا۔ آخر جب تین دن کا فاقہ ہو گیا تو چوتھے دن کسی شخص کو خیال آیا کہ انہیں اتنے دن یہاں بیٹھے ہو گئے ہیں انہیں کھانے کو تو کچھ دینا چاہئے چنانچہ وہ ایک سوکھی روٹی لاکر انہیں دے گیا۔ اس نے جو روٹی ان کے ہاتھ میں دی تو ان کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ ہمراہی نے سمجھ لیا کہ معلوم ہوتا ہے روٹی خراب ہے اور انہیں دیکھ کر اپنی گزشتہ حالت یاد آ گئی ہے اور اس کا تصور کر کے تکلیف محسوس ہوئی ہے۔ اس موقعہ پر اس نے مذاق کے طور پر ان کا دل بہلانے کے لئے کہا۔ لائیں میرا حصہ مجھے دیں۔ ان کو پہلے ہی غصہ آیا ہوا تھا اس کا یہ فقرہ سن کر انہوں نے زور سے روٹی اٹھا کر اس کی طرف پھینکی جو اتفاقاً اس کی ناک پر لگی اور خون بہنے لگا۔ مگر ان تمام مشکلات کے باوجود انہوں نے تعلیم حاصل کی محنت کی اور اس قدر ہمت سے کام لیا کہ آخر ایک بہت بڑے عالم اور طبیب ہو گئے۔ واپس آئے تو مہاراجہ رنجیت سنگھ کا زمانہ شروع ہو گیا تھا انہوں نے ان کی جائیداد (84 گاؤں میں سے) سات گاؤں واگذار کر دیئے اور جرنل کے عہدہ پر فوج میں مقرر کیا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1937ء صفحہ 20)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود کے پردادا کا ہی واقعہ ہے کہ ایک سکھ رئیس ان سے ملنے کے لئے آیا اور اس نے آ کر کہا مرزا صاحب کو اطلاع دی جائے کہ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں میں نے خود یہ واقعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے آپ فرمایا کرتے تھے کہ وہ (حضرت مرزا گل محمد صاحب مرحوم) اس وقت کوٹھے پر تھے۔ جب انہیں اطلاع ہوئی تو وہ ملاقات کے لئے نیچے اترے۔ پیچھے پیچھے وہ تھے اور آگے آگے ان کے بیٹے تھے جو حضرت مسیح موعود کے دادا تھے (مرزا عطا محمد صاحب مرحوم) گویا بیٹا پہلے اتر رہا تھا اور ان کے پیچھے ان کے والد چلے آ رہے تھے جو بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں حتّٰی کہ میں نے خود سکھوں سے سنا ہے کہ لڑائی میں انہیں گولی ماری جاتی تھی تو گولی ان پر اثر نہیں کرتی تھی۔ جب وہ نصف سیڑھیوں پر پہنچے تو نیچے سے انہیں آواز آئی۔ سکھ رئیس ان کے بیٹے سے مخاطب ہو کر کہہ رہا تھا۔ واہ گرو جی کا خالصہ۔ اس پر ان کے بیٹے نے بھی اسی رنگ میں جواب دیا کہ واہ گرو جی کا خالصہ۔ انہوں نے جب اپنے بیٹے کی زبان سے یہ الفاظ سنے تو اناللّٰہ (۔) پڑھتے ہوئے وہیں سیڑھیوں سے واپس لوٹ گئے اور فرمانے لگے۔ سردار صاحب سے کہہ دو کہ میری طبیعت خراب ہو گئی ہے میں ان سے مل نہیں سکتا۔

(الفضل 24 جولائی 1942ء)

حضرت مسیح موعود کے دادا کی قادیان میں تدفین

حضرت مسیح موعود کے والد صاحب کا واقعہ ایک سبق ہے۔ دین کے خادموں کے لئے گویا آپ نے دنیا کے لئے کیا جو کچھ کیا۔ مگر تاہم وہ سبق حاصل کرنے کے لئے اہم واقعہ ہے۔

حضرت مسیح موعود کے دادا صاحب کے وقت میں جب ہمارے خاندان کی حکومت ٹوٹی تو تمام کنبہ کپورتھلہ میں پناہ گزین ہوا حضرت صاحب کے دادا کمزور طبیعت کے انسان تھے ایک دفعہ ایک سکھ سردار آیا اور اس نے کہا واہ گرو جی کا خالصہ واہ کی فتح اس پر انہوں نے بھی یہی الفاظ دھرائے ان کے والد صاحب نے یہ سن لیا اور کہا انا للہ......... اس کے بیٹے کے وقت میں ہماری حکومت جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ کے خاندان کو قادیان چھوڑنی پڑی۔ کپورتھلہ میں حضرت صاحب کے دادا (مرزا عطاء محمد صاحب) کا انتقال ہوا اس وقت حضرت اقدس کے والد کی عمر سولہ سال کی تھی۔ آپ نے کہا کہ میں اپنے والد کی لاش قادیان ہی میں دفن کروں گا۔ لوگوں نے کہا وہاں سکھ قابض ہیں مگر انہوں نے نہ مانا اور لاش لے کر چل پڑے۔ یہاں سکھ مانع ہوئے مگر رعایا کو ان سے ہمدردی ہو گئی اور لاش دفن ہو گئی۔

(الفضل 3 جولائی 1922ء ص 6)

حضرت مسیح موعود کے خاندان کی جائیداد

"میں نے حضرت مسیح موعود سے ان کی (مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب۔ ناقل) تعریف سنی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ہی یہ گاؤں واپس کیا.................. بے شک مہاراجہ صاحب نے یہ گاؤں واپس کیا لیکن ہمارے خاندان نے بھی ہمیشہ ان کے خاندان سے وفاداری کی۔ جب انگریزوں سے لڑائیاں ہوئیں تو بعض بڑے بڑے سکھ سرداروں نے روپے لے لے کر علاقے انگریزوں کے حوالہ کر دیئے اور یہی وجہ ہے کہ وہاں ان کی جاگیریں موجود ہیں۔ یہاں سے پندرہ بیس میل کے فاصلہ پر سکھوں کا ایک گاؤں بھاگووال ہے وہاں سکھ سردار ہیں۔ مگر وہ بھی انگریزوں سے مل گئے تھے تو اس وقت بڑے بڑے سکھ خاندانوں نے بھی انگریزوں کا ساتھ دیا مگر ہمارے دادا صاحب نے کہا کہ میں نے اس خاندان کا نمک کھایا ہے اس سے غداری نہیں کر سکتا۔ کیا وجہ ہے کہ سکھ زمینداروں کی جاگیریں تو قائم ہیں مگر ہماری چھین لی گئیں۔ اسی غصہ میں انگریزوں نے ہماری جائیداد چھین لی تھی کہ ہمارے دادا صاحب نے سکھوں کے خلاف ان کا ساتھ نہ دیا تھا۔ تاریخ سے یہ امر ثابت ہے کہ مہاراجہ صاحب نے سات گاؤں واپس کئے تھے پھر وہ کہاں گئے؟ وہ اسی وجہ سے انگریزوں نے ضبط کر لئے کہ ہمارے دادا صاحب نے ان کا ساتھ نہ دیا تھا اور کہا تھا کہ ہم نے مہاراجہ صاحب کی نوکری کی ہے ان کے خاندان کی غداری نہیں کر سکتے بھاگووال کے ایک اسی بچاسی سالہ بوڑھے سکھ کپتان نے مجھے سنایا کہ میرے دادا سناتے تھے کہ ان کو خود سکھ حکومت کے وزیر نے بلا کر کہا کہ انگریز طاقتور ہیں ان کے ساتھ صلح کر لو خواہ مخواہ اپنے آدمی مت مرواؤ۔ مگر ہمارے دادا صاحب نے مہاراجہ صاحب کے خاندان سے بے وفائی نہ کی اور اسی وجہ سے انگریزوں نے ہماری جائیداد ضبط کر لی بعد میں جو کچھ ملا مقدمات سے ملا۔ مگر کیا ملا۔ قادیان کی کچھ زمین دے دی گئی۔ باقی بھینی، ننگل اور کھارے کا مالکان اعلیٰ قرار دے دیا گیا مگر یہ ملکیت اعلیٰ سوائے کاغذ چاٹنے کے کیا ہے؟ یہ برائے نام ملکیت ہے جو اشک شوئی کے طور پر دی گئی اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ہمارے دادا صاحب نے غداری پسند نہ کی.................. تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ جب ملتان کے صوبے نے بغاوت کی تو ہمارے تایا صاحب نے ٹوانوں کے ساتھ مل کر اسے فرو کیا تھا اس وقت سے ٹوانوں اور نون خاندان کے ساتھ ہمارے تعلقات چلے آتے ہیں پس جہاں تک شرافت کا سوال ہے ہمارے خاندان نے سکھ حکومت سے نہایت دیانتداری کا برتاؤ کیا اور اس کی سزا کے طور پر انگریزوں نے ہماری جائیداد ضبط کر لی ورنہ سری گوبند پور کے پاس اب تک ایک گاؤں موجود ہے جس کا نام ہی مغلاں ہے اور وہاں تک ہماری حکومت کی سرحد تھی اور اس علاقہ کے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہاں تک ہماری حکومت تھی اور یہ مہاراجہ رنجیت سنگھ سے پہلے کی بات ہے"۔

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 43,42)

خلوت نشینی

کبھی وہ وقت بھی تھا کہ وہ شخص جس کے متعلق بعض دفعہ اس کے والد کے گہرے دوست بھی اس کا نام سن کر کہا کرتے تھے کہ ہمیں نہیں معلوم تھا کہ مرزا غلام مرتضٰی صاحب کا کوئی اور بیٹا بھی ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے والد کے دوستوں میں سے کئی ایسے تھے جو سالہا سال تک یہ معلوم نہ کر سکے تھے کہ مرزا غلام قادر کے سوا ان کا کوئی اور بیٹا بھی ہے کیونکہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ گوشۂ تنہائی میں رہنے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے عادی تھے۔

(الفضل یکم جنوری 1935ء ص 3)

خاندان کی نسلیں منقطع

حضرت مسیح موعود کو بتایا گیا کہ تیرے سوا اس خاندان کی نسلیں منقطع ہو جائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اب اس خاندان میں سے وہی لوگ باقی ہیں جو

سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور باقی کی نسلیں منقطع ہوگئی ہیں۔

جس وقت حضرت مسیح موعود نے دعویٰ کیا اس وقت خاندان میں ستر کے قریب مرد تھے لیکن اب سوائے ان کے جو حضرت مسیح موعود کی جسمانی یا روحانی اولاد ہیں ان ستر میں سے ایک کی بھی اولاد نہیں ہے۔

(الفضل 7 اکتوبر 1919ء ص 7)

والد صاحب کو آپ کی فکر اور پریشانی

مجھے یاد ہے۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے والد صاحب اور ہمارے دادا صاحب اکثر اوقات افسوس کا اظہار کیا کرتے تھے کہ میرا ایک بچہ تو لائق ہے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود کے بڑے بھائی اور ہمارے تایا مرزا غلام قادر صاحب) مگر دوسرا لڑکا (یعنی حضرت مسیح موعود) نالائق ہے کوئی کام نہ اسے آتا ہے اور نہ وہ کرتا ہے۔ مجھے فکر ہے کہ میرے مرنے کے بعد یہ کھائے گا کہاں سے؟"

(الفضل 31 دسمبر 1933ء)

آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض دفعہ آپ کے والد نہایت افسردہ ہو جاتے تھے اور کہتے تھے کہ میرے بعد اس لڑکے کا کس طرح گزارہ ہوگا۔ اور اس بات پر ان کو سخت رنج تھا کہ یہ اپنے بھائی کا دست نگر رہے گا۔ اور کبھی کبھی وہ آپ کے مطالعہ پر چڑ کر آپ کو ملاں بھی کہہ دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ہمارے گھر میں ملاں کہاں سے پیدا ہو گیا ہے لیکن باوجود اس کے خود ان کے دل میں بھی آپ کا رعب تھا۔ اور جب کبھی وہ اپنی دنیاوی ناکاموں کو یاد کرتے تھے تو دینی باتوں میں آپ کا استغراق دیکھ کر خوش ہوتے تھے اور اس وقت فرماتے تھے کہ اصل کام تو یہی ہے جس میں میرا بیٹا لگا ہؤا ہے لیکن چونکہ ان کی ساری عمر دنیا کے کاموں میں گزری تھی اس لئے افسوس کا پہلو غالب رہتا تھا مگر حضرت مرزا صاحب اس بات کی بالکل پرواہ نہ کرتے تھے بلکہ کسی کسی وقت قرآن و حدیث اپنے والد صاحب کو بھی سنانے کے لئے بیٹھ جاتے تھے۔ اور یہ ایک عجیب نظارہ تھا کہ باپ اور بیٹا دو مختلف کاموں میں لگے ہوتے تھے اور دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کو شکار کرنا چاہتا تھا۔ باپ چاہتا تھا کہ کسی طرح بیٹے کو اپنے خیالات کا شکار کرے اور دنیاوی عزت کے حصول میں لگا دے اور بیٹا چاہتا تھا کہ اپنے باپ کو دنیا کے خطرناک پھندہ سے آزاد کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت کی لو لگا دے۔ غرض یہ عجیب دن تھے جن کا نظارہ کھینچنا قلم کا کام نہیں۔"

(ریویو اردو ستمبر 1916ء صفحہ 333)

خدمت دین کی لگن

مجھے سب سے زیادہ ایک بوڑھے شخص کی شہادت پسند آیا کرتی ہے۔ یہ ایک سکھ ہے جو آپ کا بچپن کا واقف ہے۔ وہ آپ کا ذکر کر کے بے اختیار رو پڑتا ہے۔ سنایا کرتا ہے کہ ہم کبھی آپ کے پاس آ کر بیٹھتے تھے تو آپ ہمیں کہتے کہ جا کر میرے والد صاحب سے سفارش کرو کہ وہ مجھے دین کی خدمت کرنے دیں اور دنیوی کاموں سے معاف رکھیں۔ پھر وہ شخص یہ کہہ کر رو پڑتا کہ "وہ تو پیدائش ہی سے ولی تھے۔"

(احمدیت صفحہ 106)

محبت الٰہی

جب آپ (حضرت مسیح موعود) کی عمر نہایت چھوٹی تھی تو اس وقت آپ اپنی ایک ہمنشین لڑکی کو جس سے بعد میں آپ کی شادی بھی ہو گئی کہا کرتے تھے۔ کہ "نامراد ے دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے۔" اس فقرہ سے جو نہایت بچپن کی عمر کا ہے پتہ چلتا ہے کہ نہایت بچپن کی عمر سے آپ کے دل میں کیسے جذبات موجزن تھے اور آپ کی خواہشات کا مرکز کس طرح خدا ہی ہو رہا تھا۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو بابت ماہ ستمبر 1916ء صفحہ 328)

بکریاں چرانا

حضرت مسیح موعود کے بچپن کا واقعہ ہے۔ ایک غیر احمدی جو اب فوت ہو چکا ہے اس نے سنایا کہ حضرت صاحب جب بچہ تھے گاؤں سے باہر شکار کے لئے گئے اور شکار کے لئے پھندا تیار کرنے لگے، پھر اس خیال سے کہ کھانا کھانے کے لئے گھر نہیں جا سکیں گے ایک دھیلہ ایک بکری چرانے والے کو دیا کہ جا کر چنے بھنوا لاؤ (اس زمانہ میں روپیہ کی بہت قیمت تھی اور کوڑیوں سے بھی خرید و فروخت ہؤا کرتی تھی) اور اس سے وعدہ کیا کہ میں اتنی دیر میں تمہاری بکریوں کا خیال رکھوں گا۔ وہ شخص جا کر کسی کام میں لگ گیا اور وہ واپس نہ آیا۔ ایک دوسرے شخص نے دیکھ کر کہا کہ آپ اس قدر دیر سے انتظار کر رہے ہیں۔ میں جا کر اسے بھیجوں اور یہ شخص جا کر اس لڑکے کو تلاش کرتا رہا اور کہیں شام کے قریب اسے جا ڈھونڈا اور آپ شام تک بکریاں چراتے رہے اور اپنے وعدہ پر قائم رہے۔ جب وہ آیا تو آپ اس پر ناراض بھی نہ ہوئے۔ یہ اخلاق ہیں جو جیتنے والوں میں ہوتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 368)

جس کا نوکر ہونا تھا ہو چکا

یہاں سے جنوب کی طرف ایک گاؤں ہے، کاہلواں اس کا نام ہے وہاں کا ایک سکھ مجھے اکثر ملنے کے لئے آیا کرتا تھا اسے حضرت مسیح موعود سے ایسی محبت تھی کہ باوجود سکھ ہونے کے حضرت مسیح موعود کی قبر پر جا کر سلام کیا کرتا تھا۔ دعا کا طریق ان میں نہیں۔ خلافت کے ابتدائی ایام میں جبکہ 9-10 بجے کے قریب ڈاک آیا کرتی تھی اور میں (۔) مبارک میں بیٹھ کر دیکھا کرتا تھا ایک دن وہ سکھ اس وقت جبکہ میں ڈاک دیکھ رہا تھا اور (۔) مبارک کی سیڑھیوں پر سے ہی مجھے دیکھ کر چیخ مار کر کہنے لگا۔ آپ کی جماعت نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ مجھے چونکہ حضرت مسیح موعود سے اس کے تعلقات کا علم تھا۔ میں نے اسے محبت سے بٹھایا اور پوچھا کیا ہؤا ہے۔ آپ بیان کریں اگر میری جماعت کے کسی شخص نے آپ کو کسی قسم کی تکلیف اور دکھ دیا ہے تو میں اسے سزا دوں گا۔ میرے یہ کہنے پر اس نے جو دکھ بتایا وہ یہ تھا کہ میں مرزا صاحب کی قبر پر متھا ٹیکنے کے لئے گیا تھا۔ مگر مجھے متھا ٹیکنے نہیں دیا گیا۔ میں نے کہا ہمارے ہاں یہ شرک ہے اور ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اس نے کہا۔ اگر آپ کے مذہب میں یہ بات ناجائز ہے تو آپ نہ کریں مگر میرے مذہب سے آپ کو کیا واسطہ مجھے کیوں نہ متھا ٹیکنے دیا جائے۔ جب اس کا جوش ٹھنڈا ہؤا تو کہنے لگا۔ ہمارا آپ کے خاندان سے پرانا تعلق ہے، میرا باپ بھی آپ کے دادا صاحب کے پاس آیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ جب وہ آیا تو میں اور میرا ایک بھائی بھی ساتھ تھا۔ اس وقت ہم چھوٹی عمر کے تھے، آپ کے دادا صاحب اس وقت افسوس سے میرے باپ سے کہنے لگے۔ مجھے بڑا صدمہ ہے، اب میری موت کا وقت قریب ہے، میں اپنے اس لڑکے کو بہت سمجھاتا ہوں کہ کوئی کام کرے، مگر یہ کچھ نہیں کرتا۔ کیا میرے مرنے کے بعد یہ اپنے بھائی کے ٹکڑوں پر پڑا رہے گا۔ پھر کہنے لگے لڑکے لڑکوں کی بات مان لیتے ہیں اور ہم دونوں بھائیوں سے کہا۔ تم جا کر اسے سمجھاؤ، اور پوچھو کہ اس کی مرضی کیا ہے؟ ہم دونوں بھائی گئے۔ دوسرے بھائی کو تو میں نے نہیں دیکھا وہ پہلے فوت ہو چکا ہے مگر جس نے یہ بیان کیا وہ مجھ سے ملتا رہتا ہے۔ اس نے بتایا کہ ہم آپ کے والد صاحب کے پاس گئے اور جا کر کہا آپ کے باپ کو شکوہ ہے کہ آپ کوئی کام نہیں کرتے۔ آپ کا ارادہ کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود نے یہ بات سن کر فرمایا کہ بڑے مرزا صاحب خواہ مخواہ فکر کرتے ہیں میں نے جس کا نوکر ہونا تھا اس کا نوکر ہو چکا ہوں۔ ہم نے آ کر بڑے مرزا صاحب سے کہہ دیا کہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ میں نے جس کا نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں اس پر آپ کے دادا صاحب نے کہا۔ اگر وہ یہ کہتا ہے تو ٹھیک کہتا ہے۔"

(الفضل 20 جنوری 1935ء)

والد صاحب کے مقدمات کی پیروی

ابتدائی ایام میں یعنی ابتدائی زندگی میں حضرت مسیح موعود کو ان کے والد صاحب مقدمات کی پیروی کے لئے بھیج دیا کرتے تھے۔ ایک اہم مقدمہ چل رہا تھا جس کی کامیابی پر خاندانی عزت اور خاندان کے وقار کا انحصار تھا۔ حضرت مسیح موعود کو آپ نے لاہور بھیج دیا کہ وہاں جا کر پیروی کریں چنانچہ آپ لمبا عرصہ جو مہینہ ڈیڑھ مہینہ کے قریب تھا لاہور میں رہے۔ قادیان کے سید محمد علی شاہ صاحب لاہور میں رہتے تھے ان کے پاس آپ ٹھہرے اور انہوں نے اپنے ایک دوست کی گاڑی کا انتظام کر دیا کہ جب چیف کورٹ کا وقت ہو تو آپ کو وہاں پہنچا آیا کرے اور جب وقت ختم ہو جائے تو آپ کو لے آئے۔ یہ بیان کرنے والے دوست کے والد کی گاڑی تھی۔ کئی دنوں کے انتظار کے بعد جب فیصلہ سنایا گیا تو حضرت مسیح موعود گاڑی کے پہنچنے سے پہلے ہی سید محمد علی شاہ صاحب کے گھر آ گئے۔ سید صاحب نے پوچھا۔ آج آپ گاڑی کے پہنچنے سے پہلے ہی آ گئے؟ آپ بڑے خوش تھے۔ فرمانے لگے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا ہے اسلئے میں پہلے ہی آ گیا۔ سید صاحب نے آپ کی خوشی کو دیکھ کر سمجھا کہ مقدمہ میں کامیابی ہوئی ہوگی مگر جب پوچھا کہ کیا مقدمہ جیت گئے؟ تو آپ نے فرمایا۔ مقدمہ تو ہار گئے مگر اچھا ہؤا جھگڑا تو مٹا، اب ہم اطمینان سے خدا تعالیٰ کو یاد کر سکیں گے۔ یہ سن کر سید صاحب بہت ناراض ہوئے۔ اس وقت تک حضرت مسیح موعود نے دعویٰ نہیں کیا تھا اور جب آپ نے دعویٰ کیا تو بھی کچھ عرصہ تک سید صاحب مخالف رہے۔ انہوں نے ناراض ہو کر کہا۔ اس مقدمہ کے ہار جانے سے تو آپ کے خاندان پر تباہی آ جائے گی اور آپ خوش ہو رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ نے کہا تھا پورا ہو گیا۔ تو دعویٰ سے قبل حضرت مسیح موعود کی یہ حالت تھی۔ آپ دنیا سے بالکل الگ تھلگ رہتے تھے۔ آپ فرماتے اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک اس نے مجھے مجبور نہیں کر دیا کہ دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا ہوں اس وقت تک میں نے دنیا کی طرف توجہ نہ کی۔ گویا روحانی طور پر آپ غار میں رہتے تھے جس میں رہتے ہوئے آپ کو دنیا کی خبر نہ تھی اور دنیا کو آپ کی خبر نہ تھی۔ (الفضل یکم جنوری 1935ء ص 3)

سیالکوٹ ملازمت میں حکمت

اگر مرزا صاحب نے نوکری کی تو ضرور اس میں کوئی غرض ہوگی آپ کے دل کی یا اللہ تعالیٰ کی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس میں دونوں کی ایک ایک غرض تھی۔ حضرت مرزا صاحب کی ایک تحریر ملی ہے جو آپ نے والد صاحب کے نام لکھی تھی۔ آپ کے والد صاحب آپ کو دنیوی معاملات میں ہوشیار کرنے کیلئے مقدمات وغیرہ میں مصروف رکھنا چاہتے تھے اور آپ کی جو تحریر ملی ہے اس میں آپ نے اپنے والد صاحب کو لکھا ہے کہ دنیا اور اس کی دولت سب فانی چیزیں ہیں مجھے ان کاموں سے معذور رکھا جائے۔ مگر جب انہوں نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا تو آپ سیالکوٹ چلے گئے کہ دن کو تھوڑا سا کام کر کے رات کو بے فکری کے ساتھ ذکر الٰہی کر سکیں۔ دوسری حکمت اس میں یہ ہے کہ قادیان سارا ہماری ملکیت ہے اور اب بھی جن لوگوں نے وہاں زمینیں لی ہیں وہ سب احمدی ہیں اس لحاظ سے بھی گویا وہاں کے لوگ ہماری رعایا ہیں۔ اس لئے وہاں کے لوگوں کی حضرت مرزا صاحب کے متعلق شہادت پر کوئی کہہ سکتا تھا کہ خواجہ کا گواہ مینڈک اس لئے اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ 6 پر

مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب آف چونڈہ

ریاض محمود باجوہ صاحب

خاکسار کے بھائی مظفر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ کی وفات کے چھ ماہ بعد دوسرے بھائی مکرم مبارک احمد صاحب مورخہ 22دسمبر 2003ء کو دل کا دورہ پڑنے سے چونڈہ میں انتقال کرگئے۔آپ ہمارے سب سے بڑے بھائی تھے۔آپ 1943ء میں اسی گھر میں پیدا ہوئے جس میں آپ کی وفات ہوئی۔

آپ نے بی اے بی ایڈ تک تعلیم حاصل کی۔صوبہ بلوچستان سے آپ نے بطور ٹیچر گورنمنٹ سروس شروع کی۔پھر پنجاب آگئے اور ضلع سیالکوٹ اور گجرات کے مختلف ہائی سکولز میں ہیڈ ماسٹر تعینات رہے اور گریڈ اٹھارہ سے دوسال قبل ریٹائر ہوئے تھے۔

ہم چھ بھائیوں میں سے آپ نے زندگی وقف کی تھی۔آپ چونکہ گھرانے کے واحد کفیل تھے۔اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں اپنے حالات لکھے تو حضور نے آپ کو وقف کی بجائے والدین اور بھائی بہنوں کی خدمت کی اجازت دے دی۔

خاکسار جب زندگی وقف کرکے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوا تو آپ کو اس بات کی بہت خوشی تھی کہ میرے وقف کا وعدہ اس طرح پورا ہوگیا۔پھر میرا آپ نے بڑا خیال رکھا اور میرے مسائل کے حل میں حتی المقدور تعاون کرتے رہے۔

میں نے آپ کی زندگی میں دیگر اچھی باتوں کے علاوہ دو خوبیاں بڑی نمایاں دیکھیں ایک آپ کا جذبہ دعوت الی اللہ اور دوسرے آپ میں انفاق فی سبیل اللہ کی روح بڑی نمایاں تھی۔

آپ کی زندگی کا زیادہ عرصہ تو گورنمنٹ سروس کی وجہ سے گھر سے باہر ہی گذرا۔آپ غیر از جماعت دوستوں کو اپنے ساتھ اپنے خرچ پر مرکز لاتے تھے۔ اچھے تعلیم یافتہ لوگوں کو مرکز لاتے رہے کئی اچھے پڑھے لکھے لوگوں کو آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔بڑے دلیر،نڈر اور پرجوش داعی الی اللہ تھے۔

مخالفوں کی مخالفت یا دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوتے تھے۔ایک دفعہ آپ نے مجھے ایک مخالف کی دھمکیوں سے لبریز چٹھی دکھائی جس میں آپ کو دعوت الی اللہ سے باز رہنے کی دھمکی دی گئی تھی۔اور لکھا تھا کہ اگر تم باز نہ آئے تو پھر ہم خود تم کو روک لیں گے۔لیکن آپ نے اس چٹھی کی ذرہ بھی پرواہ نہ کی۔یہ بھی خدا تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل تھا کہ کبھی کسی دشمن کو آپ پر ہاتھ ڈالنے کا موقعہ نہ ملا اور نہ ہی کسی قسم کا آپ پر کوئی مقدمہ بنانے کی کسی مخالف کو توفیق ملی۔ایک دن مجھے کہنے لگے میں تو کہیں بھی کسی بھی وقت دعوت الی اللہ کر سکتا ہوں اور مجھے کسی کی کچھ بھی پرواہ نہیں اور نہ میرے دل میں کسی مخالفت کا ڈر ہے۔دعوت الی اللہ میں دوستوں کو بہت وقت دیتے ان کی خدمت کرتے۔اور جو کچھ پاس ہوتا دعوت الی اللہ میں لگا کر بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔دعوت الی اللہ کے حوالے سے میں نے یہ بھی دیکھا کہ غیر از جماعت دوستوں کے ہر سوال کا جواب دیتے تھے۔اور کبھی آپ کو کسی سوال کا جواب دینے میں دقت محسوس نہیں ہوتی تھی۔آپ کا جماعتی لٹریچر کا مطالعہ بہت تھا۔عام معلومات بھی اچھی تھیں۔یادداشت بھی ٹھیک تھی۔بڑی جرأت اور دلیری سے دعوت الی اللہ کرتے تھے۔اسی طرح انفاق فی سبیل اللہ میں بھی آپ نے نیک نمونہ قائم کیا۔چندے بروقت اور پورے دیتے تھے۔کبھی کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو فوراً دیکھتے کہ کوئی چندہ تو ادا کرنے سے نہیں رہ گیا۔خواہ اپنی کوئی چیز بیچنی پڑتی لیکن واجب الادا چندہ فوراً ادا کرتے اور اس طرح آپ کو لاحق پریشانی جلد دور ہو جاتی۔محکمانہ ترقی کے دوران اگر آپ کو کوئی بقایا وغیرہ ملتا تو وہ ساری رقم تحریک جدید یا کسی اور جماعتی مد میں جمع کرادیتے تھے۔

اپنے دادا جان مرحوم حضرت چوہدری محمد علی پٹواری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور اپنے والد صاحب مکرم چوہدری شہباز خاں صاحب باجوہ مرحوم اور والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ کی طرف سے آپ نے ہزاروں روپیہ تحریک جدید میں چندہ ادا کیا۔نومبر 2003ء میں آپ نے ان مرحومین کا تحریک جدید کا حساب چیک کرایا تو کچھ واجب الادا رقم تھی۔میرے پاس یہ حساب لے کر آئے اور کہنے لگے کہ ریاض! یہ بقایا رقم اب آپ جمع کرادینا۔

انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں آپ کا جذبہ دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ آپ اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔کبھی پیسے جمع کرنے کا شوق نہیں دیکھا۔جو کچھ آپ کے پاس ہوتا دعوت الی اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ میں لگا دیتے تھے۔ جماعتی عہدیدار جانتے ہیں کہ تحریک جدید میں ان کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ معیار اول کی قربانی کریں۔ بزرگان کی طرف سے بھی تحریک جدید میں چندہ ادا کرتے رہے نومبر 2003ء میں ربوہ سے چونڈہ اس عزم کے ساتھ گئے کہ میں وہاں جا کر مرحوم بھائی مظفر احمد صاحب کی جگہ جماعتی کام کروں گا۔اور اپنے حویلی والے کمرہ کو سیٹ کروں گا تا کہ وہاں جماعتی مہمانوں کی خدمت ہو سکے۔پھر چونڈہ جماعت کے بجٹ میں اپنے آپ کو کچھ وعدہ لکھوا کر آپ نے شامل کرایا۔

آپ اگرچہ باقاعدہ زندگی وقف نہ کر سکے۔لیکن آپ زندگی بھر ایک واقف زندگی کی طرح رہے اور احمدیت اور انسانیت کی خدمت میں مصروف رہے۔

والدین اور بھائی بہنوں کی بھی آپ کو مالی خدمت کی بہت توفیق ملی۔ جونہی ماہانہ تنخواہ ملتی بروقت اور باقاعدگی سے زیادہ سے زیادہ رقم گھر بھجوا دیتے تھے۔

دو ماہ کی جب چھٹیاں ہوتی تھیں تو آپ گھر آکر گزارتے تھے۔اور یہ دو ماہ آپ بڑی سختی سے اس بات کی نگرانی کرتے تھے کہ ہم بھائی نمازوں کی پابندی کریں اور جماعتی پروگراموں میں شامل ہوا کریں۔ ایسے لگتا تھا کہ ہر وقت آپ کا اسی طرف دھیان لگا رہتا ہے کہ کون نماز پر بیت الذکر نہیں گیا پھر اس کو سمجھاتے تھے۔صحت آپ کی شروع ہی سے بہت اچھی تھی اور صحت بہتر رکھنے کا آپ کو شوق بھی بہت تھا۔سردیوں میں صبح سویرے اٹھ کر خوب ورزش کرتے تھے۔ خوراک کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ایک زمانہ میں تو آپ کی صحت اتنی اچھی تھی کہ چہرہ چمک رہا ہوتا تھا۔قد بھی آپ کا ہم سب بھائیوں سے بڑا تھا،وفات سے چند سال قبل کچھ کمزور رہے لیکن وفات سے دو ماہ قبل حیرت انگیز طور پر صحت بہتر ہوگئی تھی۔

شروع ہی سے آپ کو محترم دادا جان مرحوم کی صحبت نصیب رہی ان سے دینی اور دنیاوی تعلیم میں مدد لیتے رہتے تھے۔انہی کی صحبت کی وجہ سے آپ میں دینی رجحان نمایاں ہوا۔نماز روزہ کی پابندی کرتے تھے۔حتی الوسع نماز تہجد بھی ادا کرتے تھے۔صاحب رویا و کشوف بھی تھے۔آپ نے کئی ایمان افروز کشفی نظارے خاکسار کو بھی بتائے۔

خدا تعالیٰ کا آپ پر یہ بھی فضل رہا کہ اگر کوئی مخالف ناجائز ایذا دیتا تو آپ دعا کرتے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے۔اور خدا تعالیٰ کی مدد اس شان سے آتی کہ مخالف عبرت کا نشان بن کر اس جہان سے رخصت ہو جاتا۔ایسا کئی دفعہ ہوا اور آپ وہ واقعات مجھے بتایا کرتے تھے۔

غریب پروری اور خدا ترسی بھی آپ میں بہت پائی جاتی تھی۔اپنی چیزیں اور پیسے غریبوں مسکینوں کو دے کر خاص خوشی محسوس کرتے۔اور غریبوں کو خوشی دے کر آپ کو بھی بہت تسکین ہوتی تھی۔اپنی وفات سے دو تین ہفتے پہلے تو یہ جذبہ حیرت انگیز طور پر بڑھا ہوا تھا۔ جیب میں جتنے پیسے ہوتے غریب لوگوں میں بانٹ دیتے تھے۔

1960ء سے 1970ء کی دہائی میں کچھ عرصہ مجلس خدام الاحمدیہ چونڈہ کے قائد رہے۔سلسلہ کے مربیان سے روابط جہاں بھی ہوتے استوار رکھتے تھے۔اور ان کی خدمت کرنے کا شوق آپ کے دل میں موجود رہتا تھا۔

خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خطوط لکھتے رہتے تھے۔ملازمت کے سلسلہ میں ذرہ بھی پریشانی کا سامنا ہوتا یا کوئی اور خانگی یا خاندانی پریشانی ہوتی تو فوراً خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعائیہ خط لکھ دیتے تھے۔اور پھر بڑے وثوق اور یقین کے ساتھ پر امید رہتے کہ اب مسئلہ ضرور حل ہوجائے گا اور پریشانی دور ہوجائے گی۔

خدا کے فضل اور خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے بھائی صاحب کی توقعات پوری ہو جاتی تھیں۔ بزرگان سلسلہ سے بھی رابطہ رکھتے اور ان کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست کرتے رہتے تھے۔

خاکسار کے ساتھ تو آپ کا تعلق بہت گہرا رہا۔ آپ کے مسائل کے سلسلہ میں خاکسار کو آپ سے تعاون کی توفیق ملتی رہی۔ زیادہ تر مجھ سے ہی رابطہ رکھتے تھے۔ اور مجھے بھی آپ کی خدمت کر کے بڑا سرور حاصل ہوتا تھا۔سفر سے واپس آتے تو سیدھے میرے پاس آتے۔ میں آپ کے لئے ایک سوٹ استری کر کے تیار رکھتا تھا۔جو انہوں نے پہنا ہوتا وہ اتار کر نیا پہن لیتے۔اگر پیسوں کی ضرورت ہوتی تو بے تکلفی سے مجھ سے لے لیتے تھے اور خاکسار حسب توفیق آپ کی خدمت کرتا رہا۔ہم سبھی بھائی دل سے آپ کا احترام اور آپ کی خدمت کو باعث سعادت خیال کرتے تھے۔

شاعری سے بھی آپ کو کسی قدر لگاؤ تھا۔آپ کی شاعری میں وعظ ونصیحت کا رنگ نمایاں ہوتا تھا۔ایک دفعہ جب کہ آپ بھگت پور تحصیل پسرور کے ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے تو آپ کی ایک نظم ہفت روزہ ''ندائے پسرور'' 11نومبر 1989ء میں آپ کی تصویر کے ساتھ شائع ہوئی۔

یہ ایک اتفاق ہے کہ جس دن آپ کی وفات ہوئی ہم چاروں بھائی اکٹھے چونڈہ میں موجود تھے۔سوائے مکرم منور احمد صاحب کے جو جرمنی میں ہیں۔ صبح ساڑھے سات بجے ہم کچھ دیر آپس میں باتیں کرتے رہے۔آپ کو کچھ کھانسی کی تکلیف تھی۔لیکن گفتگو ٹھیک ٹھاک کرتے۔میں تقریباً چار بجے بعد دوپہر ربوہ پہنچا۔ابھی گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ بذریعہ ٹیلیفون آپ کے انتقال کی اطلاع موصول ہوگئی۔اگلے روز مورخہ 23 دسمبر 2003ء کو خاکسار اپنے دونوں بڑے بیٹوں عزیزم سعد محمود اور عزیزم فراز احمد کے ساتھ چونڈہ پہنچ گیا۔خود ہی ہم نے اپنے بھائی کو غسل دیا اور تکفین کے بعد سہ پہر چار بجے احمدیہ قبرستان چونڈہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔آمین

اپنے ایمانوں کو بڑھاؤ۔اپنے تفرقے دور کرو اور ذکر الٰہی کثرت سے کرو۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

بقیہ صفحہ 4

نے آپ کو سیالکوٹ لا ڈالا۔ جہاں آپ کو غیروں میں رہنا پڑا اور اس طرح خدا تعالیٰ کا منشاء یہ تھا کہ ناواقف لوگوں میں سے وہ لوگ جن پر آپ یا آپ کے خاندان کا کوئی اثر نہ ہو۔ آپ کی پاکیزہ زندگی کے لئے شاہد کھڑے کئے جائیں۔ پھر سیالکوٹ پنجاب میں عیسائیوں کا مرکز ہے وہاں آپ کو ان کے مقابلہ کا بھی موقعہ مل گیا۔ آپ عیسائیوں سے مباحثات کرتے رہتے تھے اور مسلمانوں نے آپ کی زندگی کو دیکھا۔ قادیان کے لوگوں کو آپ کا مزارع کہا جاسکتا تھا مگر سیالکوٹ کے لوگوں کی یہ حیثیت نہیں تھی۔ وہاں کے تمام بڑے بڑے مسلمان آپ کی علوشان کے معترف ہیں۔ مولوی میر حسین صاحب جو ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے استاد تھے اور جن کے متعلق ڈاکٹر صاحب ہمیشہ اظہار عقیدت کرتے رہے ہیں۔ اگرچہ وہ آخر تک سلسلہ کے مخالف رہے مگر وہ ہمیشہ اس بات کے معترف تھے کہ مرزا صاحب کا پہلا کیریکٹر بے نظیر تھا اور آپ کے اخلاق بہت ہی اعلیٰ تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو سیالکوٹ میں معمولی نوکری اس غرض سے کرائی تھی کہ اس زمانہ میں عیسائیوں کا بڑا رعب ہوتا تھا۔ اب تو کانگرس نے اسے بہت کچھ مٹا دیا ہے اس زمانہ میں سرکاری افسروں سے کم نہ تھا اور اعلیٰ افسر تو الگ رہے ادنیٰ ملازموں تک کی یہ حالت تھی کہ چٹھی رساں دیہات میں بڑی شان سے جاتے اور کہتے لاؤ مٹھائی کھلاؤ تمہارا خط لایا ہوں۔ سیالکوٹ کا انچارج مشنری ولایت جانے لگا تو وہ حضرت مرزا صاحب کے ملنے کے لئے خود کچہری آیا۔ ڈپٹی کمشنر اسے دیکھ کر اس کے استقبال کے لئے آیا اور دریافت کیا کہ آپ کس طرح تشریف لائے ہیں؟ کوئی کام ہو تو ارشاد فرمائیں مگر اس نے کہا۔ میں صرف آپ کے اس منشی سے ملنے آیا ہوں۔ یہ ثبوت تھا اس امر کا کہ آپ کے مخالف بھی تسلیم کرتے تھے کہ یہ ایسا جوہر ہے جو قابل قدر ہے۔ (الفضل 24 اپریل 1934ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35706 میں آنسہ سمیرا بنت محمد اکرام اللہ جاوید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی حمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ آنسہ سمیرا بنت محمد اکرام اللہ جاوید دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد سلیمان پروازی ولد محمد اسماعیل دارالیمن وسطی حمد ربوہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ الرحمٰن وصیت نمبر 32286

مسل نمبر 35707 میں آسیہ ثمینہ بنت محمد اکرام اللہ جاوید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ لاکٹ سیٹ وزنی 13 گرام 500 ملی گرام مالیتی -/8200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ آسیہ ثمینہ بنت محمد اکرام اللہ جاوید دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد سلیمان پروازی ولد محمد اسماعیل دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ الرحمٰن وصیت نمبر 32286

مسل نمبر 35708 میں مدیحہ بنت عطاء اللہ قوم ڈھلوں پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مدیحہ بنت عطاء اللہ دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد سلیمان پروازی ولد محمد اسماعیل دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ الرحمٰن وصیت نمبر 32286

مسل نمبر 35709 میں قرۃ العین بنت عطاء اللہ قوم ڈھلوں پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ قرۃ العین بنت عطاء اللہ دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد سلیمان پروازی ولد محمد اسماعیل دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ الرحمٰن وصیت نمبر 32286

مسل نمبر 35711 میں راضیہ بشیر زوجہ بشیر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 6 تولے مالیتی -/36000 روپے۔ ایک عدد سلائی مشین مالیتی -/700 روپے۔ ایک عدد واشنگ مشین مالیتی -/2100 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/9 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ راضیہ بشیر زوجہ بشیر احمد دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد رشید احمد دارالیمن وسطی ربوہ

مسل نمبر 35712 میں نعیم احمد ولد سردار علی قوم مغل پیشہ معلم عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3270 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نعیم احمد ولد سردار علی دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 منصور احمد مبشر وصیت نمبر 23910 گواہ شد نمبر 2 صفدر نذیر گولیکی ولد نذر محمد نذیر گولیکی کوارٹر تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر 35713 میں حافظ مرزا محمد امجد صاحب ولد مرزا محمد اکرم قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے بیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی صادق ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حافظ مرزا محمد امجد ولد مرزا محمد اکرم دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک محمد یونس بجوکہ ولد ملک محمود بجوکہ دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد بھٹی وصیت نمبر 16794

مسل نمبر 35714 میں نصرت ریحانہ بنت جاوید احمد جاوید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت ریحانہ بنت جاوید احمد جاوید دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 جاوید احمد جاوید والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 حافظ عطاء القدوس قدسی برادر موصیہ

مسل نمبر 35715 میں رخشندہ نورین بنت خالد محمود احمد قوم جٹ وینس پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی برکت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ رخشندہ نورین بنت خالد محمود احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 خالد محمود احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 اطہر محمود برادر موصیہ

مسل نمبر 35720 میں حامدہ نعیم زوجہ نعیم احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/65650 روپے۔نقرئی زیورات وزنی 6 تولے مالیتی /500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ حامدہ نعیم زوجہ نعیم احمد زوجہ نعیم احمد دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالسمیع گل ابن محمد حسین صاحب دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 35721 میں سیدہ فریحہ ظہیر زوجہ ظہیر احمد بابر قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر -/25000 روپے ترکہ والدین نقد رقم -/160000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ سیدہ فریحہ ظہیر زوجہ ظہیر احمد بابر دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد بابر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد وصیت نمبر 33318

مسل نمبر 35722 میں صوفیہ سلطانہ بنت نذیر احمد قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات مالیتی -/5000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ صوفیہ سلطانہ بنت نذیر احمد دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد بابر وصیت نمبر 28488 گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد ناصر وصیت نمبر 26890

مسل نمبر 35723 میں ثمینہ قدسیہ زوجہ عبدالرؤف ملتانی قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔طلائی زیورات مالیتی -/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ ثمینہ قدسیہ زوجہ عبدالرؤف ملتانی دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شاہ محمد حامد گوندل والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 حسن محمد خالد برادر موصیہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم حافظ جواد احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ حال کراچی لکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد مورخہ 16 جنوری 2004ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔نومولودہ کا نام "منائل مسرت" تجویز ہوا ہے۔نومولودہ مکرم سجاد احمد خالد صاحب مربی سلسلہ دارالعلوم غربی ثناء ربوہ کی پوتی اور مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (دفتر انصار اللہ) کی نواسی ہے۔اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم شیخ محمد اکرام صاحب حلقہ نشاط کالونی لاہور کینٹ لکھتے ہیں۔ میرے ہم زلف مکرم شیخ عبدالماجد صاحب تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں اور صاحب فراش ہیں آپ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) کے بڑے بیٹے ہیں۔احباب جماعت احمدیہ سے ان کی کامل صحت وتندرستی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد شریف صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ وزیر انور صاحبہ کے پیٹ کا آپریشن خدا تعالیٰ کی فضل سے کامیابی سے ہوگیا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مزید پیچیدگیوں سے بچائے اور اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

گلشن احمد نرسری کی سہولیات

موسمی پھولوں کی پنیریاں لگا کر اپنے گھر کو خوبصورت بنائیں۔ پٹونیا ڈبل، انٹرینم، گینداڈوارف وغیرہ دستیاب ہیں۔ پھل دار پودے کینوں، امرود، جامن، گریپ فروٹ، میٹھا اور آم پپیتا، انجیر وغیرہ دستیاب ہیں۔تازہ پھولوں سے تیار گجرے، ہار، زیور سیٹ وغیرہ خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔ نیز خوشی کے موقع پر سٹیج وغیرہ کی خوبصورت سجاوٹ کروانے کیلئے رابطہ فرمائیں۔

نوجوانوں میں ایسی کھیلیں رائج کی جائیں جو ان کی آئندہ زندگی میں کام آئیں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ایوان محمود سپورٹس کلب کا اعزاز

مکرم شمیم پرویز صاحب سینئر نائب صدر ڈسٹرکٹ بیڈمنٹن ایسوسی ایشن جھنگ اطلاع دیتے ہیں۔ڈسٹرکٹ بیڈمنٹن چیمپئن شپ جھنگ 8 تا 9 جنوری 2004ء (بمقام اسلامیہ ہائی سکول جھنگ صدر) میں ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ کے دس کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ اور نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی توفیق ملی۔18 سال سے کم عمر کھلاڑیوں کے ڈبل مقابلے میں مکرم اسامہ شمیم اور عدنان اجمل ضلع بھر میں اول قرار پائے۔ جبکہ 18 سال سے کم عمر کھلاڑیوں کے سنگل مقابلہ میں مکرم اسامہ شمیم دوم قرار پائے۔احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کھلاڑیوں کی صحت اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔ اور آئندہ مزید ترقیات سے نوازے۔آمین

ولادت

مکرم نصیر احمد ناصر صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ لکھتے ہیں۔خاکسار کی بیٹی مکرمہ عطیۃ النور صاحبہ اہلیہ مکرم عرفان احمد صاحب حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے 30/ اکتوبر 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فرحان احمد نام عطا فرمایا ہے۔نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ بچہ مکرم شیخ عبدالسلام صاحب گڑھی شاہو لاہور کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

☆ ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں۔ وہ زرعی اراضی پر ہیں۔اور عام طور پر مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں۔ اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کر لیا کریں۔تاکہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں۔ اگر مشورہ نہ کیا گیا اور خرید وفروخت کی گئی تو تنازعہ کا خدشہ ہے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	26۔جنوری	زوال آفتاب	12:21
سوموار	26۔جنوری	غروب آفتاب	5:39
منگل	27-جنوری	طلوع فجر	5:38
منگل	27-جنوری	طلوع آفتاب	7:03

ایٹمی ٹیکنالوجی صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ کوئی پاکستانی حکومت ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی میں ملوث نہیں۔ کسی فوجی کے خلاف ثبوت ملا تو کورٹ مارشل ہوگا۔ ایٹمی پھیلاؤ میں ملوث سائنس دانوں کے خلاف کارروائی ہوگی۔ ہم سائنس دانوں سے تحقیقات کر رہے ہیں تاکہ حقائق تک پہنچ سکیں۔ ہمارا ایٹمی پروگرام محفوظ ہاتھوں میں ہے اس پر حملے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی ملک کو ایٹمی ٹیکنالوجی نہیں دی۔ دینی مدارس کے طلباء انتہا پسندانہ سرگرمیوں میں ملوث نہیں۔

زیر حراست سائنس دان لاہور ہائی کورٹ کے راولپنڈی بنچ کے سینئر جج جسٹس مولوی انوار الحق نے حکم جاری کیا ہے کہ 8 ایٹمی سائنس دانوں کو کیس کے فیصلے تک ہائی کورٹ بنچ کی حدود سے باہر منتقل نہ کیا جائے۔ اور 27 جنوری تک تحریری موقف پیش کیا جائے کہ سائنس دانوں کو کس قانون کی خلاف ورزی پر کون سے قانون کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔ نیز سائنس دانوں کی صورتحال سے لواحقین کو آگاہ کیا جائے۔

امن وامان کی ناقص صورتحال پر احتجاج

حکومتی ارکان نے سینٹ میں ملک کی ناقص صورتحال اور اندرون سندھ اغوا کے واقعات پر شدید احتجاج کیا کہ عدلیہ سمیت کوئی بھی محفوظ نہیں۔ لاڑکانہ سے 29۔ افراد کو اغوا کیا گیا۔ وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اغوا ہونے والوں کی بازیابی اور امن وامان بہتر بنانے کیلئے ضروری اقدامات کریں۔

بھارت میں 51 افراد آگ لگنے سے ہلاک

بھارتی ریاست تامل ناڈو میں ایک شادی کی تقریب میں آگ لگنے سے بھگدڑ مچ گئی 51۔افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔ تقریب میں 500۔افراد جمع تھے کہ اچانک شارٹ سرکٹ کے باعث ہال میں آگ لگ گئی۔ زیادہ تر افراد ایک دوسرے کے پاؤں تلے آ کر کچلے گئے۔ متعدد زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔

شمالی کوریا کا ایٹمی بحران ایٹمی توانائی کی بین الاقوامی ایجنسی کے سربراہ محمد البرادی نے کہا ہے کہ شمالی کوریا کا ایٹمی بحران دنیا کا خطرناک ترین مسئلہ ہے۔

حجاب پر پابندی جرمنی کے صدر جوہانس راؤ نے کہا ہے کہ حجاب پر پابندی جرمن آئین کے خلاف ہے۔ جرمن صدر کی طرف سے یہ بیان ایسے وقت آیا ہے جب فرانس اور جرمنی میں مسلمان خواتین کے حجاب اوڑھنے پر پابندی لگانے کے قانون کے خلاف احتجاجی مظاہرے زوروں پر ہیں۔

مضر صحت پانی صوبائی وزیر مخدوم اشفاق احمد نے کہا ہے کہ لاہور کا 70 فیصد پانی آلودہ اور ہوا مضر صحت ہے کئی فائیو سٹار ہوٹلوں میں بھی گندا پانی پینے کیلئے استعمال ہو رہا ہے۔ جب تک ہم، تانگے، بیل گاڑی اور گدھا گاڑیاں بند نہیں کرینگے ماحول درست نہیں ہوگا۔ 15 اضلاع میں 60 فیصد پانی گندا ہے۔

بچیوں کی شادیاں زمین تقسیم ہونے کے ڈر سے مخصوص خاندان اپنی بچیوں کی شادیاں نہیں کرتے۔ ماموں کانجن، تاندلیانوالہ، جڑانوالہ، ہڑپہ، ساہیوال اور اوکاڑہ کے علاقوں میں لڑکیوں کی جھولی میں قرآن پاک رکھ کر کہا جاتا ہے آپ کی شادی قرآن سے کر دی گئی ہے۔ اس لئے قرآن کا واسطہ خاندان کی عزت کو داغدار نہ ہونے دینا۔ یہاں سینکڑوں ایسی خواتین ہیں جو اسی وجہ سے کنواری ہی مر گئیں اور سینکڑوں بوڑھی ہو گئی ہیں۔ اس کے علاوہ کئی ایسے خاندان ہیں جو دوسری قوم میں بچیوں کی شادی نہیں کرتے یہ خواتین اپنی خاندانی روایات پر قربان ہو رہی ہیں۔ بعض خاندانوں میں وٹہ سٹہ کی بھونڈی رسم عرصہ دراز سے چلی آ رہی ہے۔ جن مردوں کے پاس وٹہ دینے کے لئے خواتین نہیں ہوتیں وہ پشاور کے علاقہ سے خواتین خرید کر شادی کر لیتے ہیں۔ جن میں کئی ایک اپنے خاوندوں کا سامان سمیت کر فرار ہو جاتی ہیں۔ (جنگ 23 جنوری 2004ء)

بھارتی سفارتخانے پر بندروں کا حملہ

نیپال میں بھارتی سفارتخانے پر بندروں نے حملہ کر کے سٹیشنری اور دوسرا سامان تباہ کر دیا۔ بھارتی سفارتخانے کی عمارت کے گرد اگرد گھنا جنگل ہے۔

بقیہ صفحہ 1

کروانے کی آخری تاریخ 21 جنوری 2004ء ہے۔

پریپ کلاس میں داخلہ کیلئے طلباء طالبات کی عمر 31 مارچ 2004ء تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونی چاہئے۔ تحریری امتحان اور انٹرویو درج ذیل تاریخوں کو ہونگے۔ بچوں کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے امتحان دو دن پر مشتمل ہوگا۔

قاعدہ + تحریری امتحان۔

14 فروری بروز ہفتہ صبح 8:00 بجے

انٹرویو۔ فرسٹ گروپ

15 فروری بروز اتوار صبح 7-45 تا 11:00 بجے

سیکنڈ گروپ۔

15 فروری بروز اتوار صبح 11-30 تا 2-00 بجے

داخلہ ٹیسٹ درج ذیل سلیبس کے مطابق تحریری اور زبانی ہوگا۔

انگلش:۔ انگریزی حرف تہجی Aa to Zz

اردو:۔ اردو حرف تہجی الف تا ے۔ حساب:۔ گنتی 1 تا 20۔

قاعدہ:۔ یسرنا القرآن صفحہ 1 تا 13 عربی تلفظ کے ساتھ سنا جائے گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

بقیہ صفحہ 2

نہایت جوش وخروش سے اس مالی تحریک میں حصہ لیا اور اس تقریب میں مالی قربانی کے ایسے مظاہرے دیکھنے میں آئے کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا۔

خدام نے محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے بڑھ کر وعدہ جات لکھوائے۔ اس دوڑ میں اطفال بھی پیچھے نہیں رہے اور ''فاستبقوا الخیرات'' کے دلربا نظارے دیکھنے میں آئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دن تین لاکھ 26 ہزار 420 ڈالر کے وعدہ جات لکھوائے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب خدام واطفال کے اموال میں برکت ڈالے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ان وعدہ جات کو جلد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اجتماعی دعا کے بعد یہ بیسواں سالانہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 جنوری 2004ء)

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد فون: 051-2212127 موبائل: 0333-5131261

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی۔ فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون 213158

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
میڈیکل سٹور
بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ Fax.Ph:211956

1924ء سے خدمت میں مصروف
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام، سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی رحم، اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون: 211434-212434 فیکس: 04524-213966

ہومیو پیتھک ادویات
جرمن وپاکستانی ہومیو پیتھک پوٹنسیاں مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں وڈراپرز بارعایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون ہیڈ آفس: 213156

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29